سلطان العارفین طیفور بن عیسیٰ شیخ بایزید بسطامی (م ۲۶۱ھ) ایک تعارف

محمد منشا خان ☆

نسبی و خاندانی پس منظر:

آپ نام طیفور تھا اور نسب: ''طیفور بن عیسیٰ'' ۔ آپ کی کنیت ابو یزید ہے جسے بایزید بھی کہا جاتا ہے اور آپ اسی کنیت (بایزید) سے مشہور ہوئے ۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق ایران کے قصبہ بسطام سے تھا۔ آپ کے دادا پہلے آتش پرست تھے جو بعد ازاں مسلمان ہوگئے ۔ آپ کے والد کا نام شیخ عیسیٰ ہے جو نہایت نیک اور نفیس بزرگ تھے جو آپ کی ولادت کے چند ماہ بعد وفات پا گئے ۔ (۱) آپ تین بھائی تھے آدم، طیفور اور علی اور تینوں عابد و زاہد تھے ۔ اُن میں ابو یزید سب سے زیادہ جلیل القدر تھے ۔ (۲)

ولادتِ باسعادت:

آپ نے ۱۸۸ھ میں بسطام کے محلّہ موبدان میں ایک زاہد اور متقی خاندان کے گھرانے میں ولادت پائی ۔ بسطام ملکِ ایران کے صوبہ سمنان کے ضلع قلعہ نو، تحصیل شہرود کا ایک قصبہ (گاؤں) ہے۔ علامہ ابنِ خلکان فرماتے ہیں کہ آپ کی تاریخِ ولادت میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے ۱۳۶ھ تحریر کیا ہے جب کہ مستند کتب میں ۱۸۸ھ تحریر ہے اور سالِ وفات کو سامنے رکھتے ہوئے یہی سنِ ولادت (۱۸۸ھ) زیادہ درست و مستند ثابت ہے ۔ (۳)

ابتدائی تعلیم:

آپ کی ابتدائی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمائی اور بسطام کی مسجد میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ نے استاذ کے پاس قرآن پڑھنا شروع کیا۔ جب سورہ لقمان کی اس آیت پر پہنچے:

ان اشکر لی ولولدیک ☆

ترجمہ: یعنی ''میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا''

تو استاد گرامی سے اجازت لے کر گھر آئے اور والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''شکر کر میرا اور اپنے والدین کا'' ۔ فرمایا مجھ سے دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہوتا۔ لہٰذا آپ مجھے خدا تعالیٰ سے طلب کر لیں ۔

☆ شاہِ بسطام تحقیقاتی ادارہ برائے تصوف، میاں والی

تا کہ آپ ہی کا شکر ادا کروں یا پھر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں کہ اس کے شکر میں مشغول ہو جاؤں والدہ نے فرمایا کہ میں اپنے حقوق سے دست بردار ہو کر تجھے خدا کے سپرد کرتی ہوں چناں چہ اس کے بعد آپ شام کی جانب نکل گئے اور تین سال شام کے میدانوں اور جنگلوں میں زندگی گزاری۔(۴)

شادی:

آپ نے ایک مدت تک شادی نہ کی تھی۔ آپ نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی رفیع الشان اور نوارانی عمارت ہے اور اولیاء اللہ اس میں آتے جاتے ہیں، مگر جب وہ اندر جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو دروازے بند پاتے ہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ دروازہ بارگاہِ نبی اکرم مبارکﷺ کا ہے۔ انھوں نے خیال کیا اللہ نے مجھے بہت انعامات سے نوازا ہے مگر آج مجھے اس دربار میں جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ اسی وقت رسول اللہ مبارکﷺ نے شارت کے ایک حصے سے سر مبارک نکال کر فرمایا ''یہاں تو صرف اس کی باریابی ہوسکتی ہے جو میری سنت ادا کرے'' آنکھ کھلی تو حضرت بایزید بسطامی آبدیدہ تھے اور فرمایا کہ حکمِ نبوی سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری میں شادی کر لی۔(۵)

روحانی تعلیم وتربیت:

آپ کی ولادت حضرت امام جعفر صادق کے وصال کے بعد ہوئی، لہٰذا آپ نے اُن سے اویسی طریقہ سے نسبتِ صدیقی کا فیض حاصل فرمایا۔ اس سلسلے میں شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں کہ آپ نے روحانی تربیت کے لیے ریاضت کے ساتھ ساتھ بھوک و بیداری کو اختیار کیا اور ایک سو تیرہ (۱۱۳) شیوخ و اساتذہ کی صحبت پائی اور اُن میں سے ایک امام جعفر صادق ہیں۔(۶)☆

ازل سے صوفیہ کرام نے صحبتِ شیوخ کو بے حد اہمیت دی ہے۔ اُن کے نزدیک صحبت، تربیت کے لیے بہترین ذریعہ ہے اور اسی سے قُربِ الٰہی ممکن ہے۔ صوفیہ حقیقی مقاصد کے حصول کے لیے نا صرف دور دراز علاقوں کے اسفار کرتے ہیں بلکہ اپنا قیمتی وقت صوفیہ کی صحبت میں صَرف کرتے ہیں تا کہ مقاماتِ تصوف کام یابی کے ساتھ طے ہو سکیں۔ اسی لیے شیخ بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی استاد نہیں، اس کا امام شیطان ہوتا ہے۔(۷)

صحبتِ شیخ میں علمِ تصوف پر سیکھنے اور عمل کرنے سے نہ صرف علم و معرفت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ قلب کدورت سے پاک ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں فیضانِ ربانی میسر آتا ہے اور علومِ معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔ امام شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت بایزید سے ان کے شہر کے ایک عالم نے پوچھا اے بایزید! تمہارے اس علم کا آخر ماخذ کیا ہے ؟ سکھانے والا کون ہے؟ اور کہاں سے یہ علم آیا ہے؟

حضرت بایزیدؒ نے جواب میں فرمایا۔ ''خدا کی بخشش و عطا اس کا ماخذ ہے۔ سکھانے والا خدا ہے اور وہیں سے یہ آیا ہے جہاں کی نسبت رسول اللہﷺ نے فرمایا:

من عمل بما يعلم ورثه الله العلم مالم يعلم

ترجمہ: جس شخص نے اس چیز پر عمل کیا جس کو وہ جانتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ایسے علم کا وارث بنا دے گا کہ جو اس کو معلوم نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ فقیر جو پہلے اعتراض کر رہا تھا، خاموش ہو گیا۔(۸)

والدین اور شیخ کا ادب واحترام:

ہر انسان کی اول درس گاہ والدین کی گود ہوتی ہے۔ جو انسان بھی والدین کی خدمت میں زندگی وقف کرتا ہے اور اپنے انجامِ خیر کو ضرور پہنچتا ہے۔ صوفیہ کرام اپنے والدین کی خدمت وادب کا خصوصی پاس رکھتے ہیں تاکہ مزید قربتِ الٰہی کا ذریعہ بنے۔ شیخ بایزید بھی اُنھی کامل صوفیہ میں شامل ہیں جن کی زندگی والدہ کی خدمت میں اس قدر صَرف ہوئی کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے آپ سے فرمایا کہ آدھا دروازہ بند کردو (آپ فرماتے ہیں کہ) میں صبح تک ہی سوچتا رہا کہ کون سا آدھا بند کروں، دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا تاکہ (میرا عمل) والدہ صاحبہ کے حکم کے خلاف نہ ہو۔ صبح کے وقت مجھے وہ سب کچھ مل گیا جس کو میں ڈھونڈھتا تھا۔(۹)

اسی طرح ایک اور موقع پر ایک رات آپ کی والدہ ماجدہ نے پانی طلب کیا۔ آپ پانی لینے گئے کوزہ میں پانی نہ تھا، گھڑے میں دیکھا تو وہ بھی خالی تھا۔ چنانچہ پانی کے لیے ندی پر گئے اور جب واپس آئے تو والدہ صاحبہ سو چکی تھیں۔ شدید سردی کا موسم تھا۔ آپ پانی کا کوزہ ہاتھ میں اُٹھائے کھڑے رہے۔ جب والدہ ماجدہ کی آنکھ کھلی تو پانی پیا اور آپ کو دعاؤں سے نوازا اور فرمایا کہ کوزہ نیچے کیوں نہ رکھ دیا؟ عرض کیا کہ میں ڈرتا رہا کہ آپ بیدار ہو کر پانی طلب فرمائیں اور میں شاید اس وقت حاضر نہ ہوں (اور بے ادبی نہ ہو جائے)۔(۱۰)

حضرت بایزید بسطامی نے اپنے روحانی شیخ امام جعفر صادق کے ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے وصیت فرمائی کہ میری قبر تیس فٹ گہری کھودنا تاکہ وہ میرے مرشد کی قبر سے اونچی نہ رہے۔ (اسی ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے حضرت ابوالحسن خرقانی نے بھی ایسی ہی وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر اُن کے شیخ حضرت بایزید بسطامی کی قبر سے اونچی نہ ہو)

ریاضات ومجاہدات:

اس میں کچھ شک نہیں کہ صوفیہ کرام کی ریاضت عام نہیں ہوتی اور ان کا مجاہدہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ

عملت فی المجاهدة ثلثين سنة فماد جدت شئيا اشد علی من العلم و متابعة

ترجمہ: میں نے تیس سال مجاہدہ کیا لیکن میں نے اپنے اوپر علم اور اس کی متابعت یعنی عمل سے بڑھ کر کوئی چیز سخت اور دشوار نہیں دیکھی۔(۱۲)

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ کے مجاہدوں کے بارے دریافت کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا 'اگر بہت بڑا بیان کروں

توتم اس کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن سب سے چھوٹا بتاتا ہوں۔ایک روز میں نے اپنے نفس کو ایک کام کہا اور اس نے سرکشی کی۔ میں نے ایک سال اس کو پیاسا رکھا اور کہا: تُو طاعت گزار بن یا (پیاسا) مرجا۔(۱۳)

مولانا رومؒ نے اس واقعہ کو اپنی مثنوی ☆ میں لکھا ہے۔اور اس واقعہ کی حقیقت افشا فرمائی ہے۔اشعار ملاحظہ کیجیے:

با یزید از بہر ایں کرد احتراز
دید در خود کاہلی اندر نماز
از سبب اندیشہ کرد آں ذو لباب
دید علت خوردن بسیار از آب
گفت تا سالی نخواہم خورد آب
آں چناں کرد و خدایش داد تاب

ترجمہ:

حضرت بایزیدؒ نے جب اپنے اندر نماز سے کاہلی کو محسوس کیا تو اس (پانی) سے پرہیز اختیار کیا۔اس مردِ دانا نے اپنی بیماری کا سبب زیادہ پانی پینے میں پایا تھا۔لہٰذا انھوں نے کہا کہ سال برابر پانی نہیں پیوں گا چناں چہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور خدا نے انھیں برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔

آج کل کے دور میں کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ راہ بہت آسان ہے حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ تصوف کا راستہ مشکل ترین گھاٹی اس لیے ہے کہ خواہشات کو ترک کر کے شریعت و طریقت پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے ورنہ منزلِ مقصود پر پہنچنا ممکن نہیں۔اور پھر صوفیہ کرام جیسے سخت مجاہدات کرنا نفس پر بہت گراں گزرتا ہے۔

جیسے امام قشیری لکھتے ہیں کہ میں نے استاد ابوعلی دقّاق کو فرماتے سُنا کہ جس شخص نے اپنے ظاہر کو مجاہدہ کے ساتھ مزین کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو مشاہدہ کے ساتھ مزین کر دیں گے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّ ھُمْ سُبُلَنَا☆

ترجمہ: جنھوں نے ہمارے راستے میں کوشش کی، ہم ضرور ان کو اپنا راستہ دکھائیں گے۔

یاد رکھیں کہ جو شخص ابتدا میں مجاہدہ نہیں کرتا، وہ اس طریقے میں سے شمہ بھر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔(۱۴)

مجاہدہ کی اہمیت جاننے کے لیے شیخ ابوعثمان مغربی کا قول کافی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے خیال کیا کہ مجاہدے کے بغیر ہی طریقت کے کچھ اسرار اس پر کھل جائیں گے، یا کچھ امور اس پر واضح ہو جائیں گے تو وہ سراسر غلطی پر ہے۔(۱۵)

شیخ بایزید بسطامی خود اپنے مجاہدے کے بارے فرماتے ہیں کہ

میں بارہ سال تک اپنے نفس کا لوہار رہا اور پانچ سال تک اپنے دل کا آئینہ رہا اور ایک سال میں ان دونوں کے درمیان دیکھتا رہا۔ دیکھا کہ میری کمر پر تو ظاہری زُنار ہے، اس پر میں نے بارہ سال اس زُنار کو کاٹنے میں لگائے۔ میں نے پھر دیکھا تو میرے باطن میں زُنار تھا، جس کے کاٹنے کے لیے میں پانچ سال عمل کرتا رہا۔ میں دیکھتا کہ اسے کیسے کاٹوں، بالآخر مشاہدہ واضح ہو گیا۔ میں نے مخلوق کی طرف دیکھا تو انھیں مردہ پایا، لہٰذا میں نے مخلوق پر (جنازہ کی) چار تکبیریں کہیں، (یعنی مخلوق کو خیر باد کہا)۔(۱۶)

آپ (ابو یزید بسطامی) سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا اللہ! میں تجھے کیسے پاؤں؟ فرمایا: ''اپنے نفس سے جدا ہو کر چلے آؤ''۔(۱۷)

حالت قبض وبسط:

حضرت شیخ عیسیٰ بسطامی کہتے ہیں کہ میں تیرہ سال تک حضرت بایزید بسطامی کی صحبت میں رہا، لیکن میں نے آپ سے کوئی بات نہیں سنی اور آپ کی عادت تھی کہ سر گھٹنوں پر رکھ بیٹھتے اور جب سر بلند فرماتے تو آہ بھرتے اور پھر سر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے۔ شیخ سہلکی کہتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی کی یہ حالت قبض میں ہوتی تھی، لیکن بسط کی حالت میں آپ سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہوتے تھے۔(۱۸)

تقویٰ وتوکل:

جن لوگوں کا شمار خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور محبوب بندوں میں ہوتا ہے۔ وہ حتیٰ الامکان کوشش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے کسی بھی مخلوق کو عذر نہ پہنچے۔ آپ حقوق العباد کا جس قدر خیال ملحوظ رکھتے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقرب بندے ہمیشہ خدمتِ خلق کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہی خدمتِ خلق انسان کو عام انسانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ آپ کے تقویٰ اور خدمتِ خلق کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے، امام قشیری لکھتے ہیں کہ

ایک دن ابو یزید بسطامی جامع مسجد میں گئے اور اپنی لاٹھی زمین میں گاڑ دی۔ یہ لاٹھی ایک بوڑھے کی لاٹھی پر، جو گڑی ہوئی تھی گر پڑی اور اس کو بھی گرا دیا۔ آپ نے اس بوڑھے کے گھر جا کر معافی چاہی اور کہا: آپ کے جھکنے کا سبب یہ ہوا کہ میں نے لاٹھی اچھی طرح نہیں گاڑی تھی، اس لیے گر پڑی اور آپ کو جھکنا پڑا۔(۱۹)

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ کے کسی شاگرد نے بتایا کہ آپؒ نے مجھے فرمایا تھا جب کوئی انسان تمہارے ساتھ چلے اور تمہاری زندگی میں تنگی آجائے تو اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ، اس سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی، جب وہ تم پر کوئی انعام کرے تو ابتدا ہی میں اللہ کا شکر (ادا) کرو کیوں کہ وہی ہے جس نے (مخلوق کے) دلوں کو تیری طرف پھیرا ہے اور جب تمہاری آزمائش ہو تو جلد اُس سے نکلنے کی کوشش کرو کیوں کہ ساری مخلوق میں سے اگر کوئی (مشکل) دُور کر سکتا ہے

تو وہ اللہ تعالیٰ ہے۔(۲۰)

آپ جس قدر عظیم مرتبہ پر فائز تھے اُسی طرح آپ کی عجز و انکساری کا عالم بھی عظیم تھا۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ نے شیخ بایزید بسطامی کی عاجزی وانکساری کی ایک حکایت نقل فرمائی ہے کہ

حضرت بایزید کے زمانے میں ایک دفعہ (بسطام میں) مدت تک بارش نہ ہوئی لوگ نمازِ استسقا کے لئے صحرا میں گئے اور نماز ادا کی لیکن بارش پھر بھی نہ ہوئی۔ اس پر کچھ لوگ کہنے لگے کہ بُرے آدمیوں کی شامتِ اعمال کی وجہ سے بارش نہیں ہوتی۔ آپ نے سُنا تو فوراً! شہر سے نکل کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے آپ سے شہر چھوڑنے کی وجہ دریافت کی تو فرمانے لگے: ''سب سے بُرا تو میں ہوں، اس لیے اس جگہ سے چلا جاتا ہوں تاکہ لوگ میری شامتِ اعمال کی وجہ سے بارانِ رحمت سے تو محروم نہ رہیں''، بالآخر لوگ گئے اور منّتیں اور مجبور کر کے آپ کو واپس شہر میں لائے۔(☆)

ادبِ رسول ﷺ اور اتباع سنت:

آپ کی اتباع سنتِ رسول ﷺ کا یہ حال تھا کہ آپ نے تمام عمر میں خربوزہ اس لیے نہ کھایا کہ احادیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوسکا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خربوزہ کس طرح کاٹا اور کیسے کھایا، چناں چہ آپ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا، کہ کہیں یہی عمل خلافِ سنت سرزد نہ ہوجائے۔

علامہ محمد اقبال نے اس واقعہ کا نقشہ اپنے کلام میں یوں کھینچا ہے۔

کیفیت ہا خیزد از صہبائے عشق
ہست ہم تقلید از اسمائے عشق
کامل بسطام در تقلید فرد
اجتناب از خوردن خربوزہ کرد
عاشقی؟ محکم شو از تقلیدِ یار
تا کمند تو شود یزداں شکار (☆)

ترجمہ:

کیفیات شرابِ عشق سے نمودار ہوتی ہیں۔ تقلید بھی اسمائے عشق میں سے ہے۔ بسطام کے مردِ کامل تقلید میں منفرد ہیں جنھوں نے خربوزہ کھانے سے اجتناب کیا۔ تو عاشق ہے؟ یار کی تقلید سے مستحکم ہوجا؛ تاکہ یزداں تیری کمند کا شکار ہوجائے۔

ابونصر سراج ''کتاب اللمع''، میں لکھتے ہیں کہ شیخ بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ میں نے ارداہ کیا کہ اللہ تعالیٰ سے

یہ درخواست کروں کہ مجھے کھانا کھانے اور عورتوں کا زیر بار ہونے سے محفوظ رکھے۔ پھر خود ہی خیال آیا کہ اللہ سے ایسی درخواست کرنا کیوں کر جائز ہے جب کہ رسول اللہ مبارک ﷺ نے ایسی درخواست نہیں کی۔ لہٰذا میں نے یہ درخواست نہ کی اور اللہ نے مجھے عورتوں کے زیر بار ہونے سے بچالیا چناں چہ (اب یہ حالت ہے کہ) کسی عورت کو دیکھ کر مجھے پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ کیوں کہ میرے نزدیک عورت اور دیوار یکساں ہوتی ہے۔ (۲۱)

امام ابوبکر بن ابواسحاق الکلاباذی اپنی کتاب تعرف میں لکھتے ہیں کہ

ابو یزید بسطامی فرماتے ہیں صدیقین کی آخری انتہا انبیا کے احوال کی ابتدا ہے اور کوئی شخص انبیا کی انتہا کی غایت نہیں پاسکتا۔ (۲۲)

اسی مقام پر امام ابوبکر نے حضرت سہل بن عبداللہ کا ایک قول نقل فرمایا کہ

عارفوں کی ہمتیں حجب (پردوں) پر جا کر رہ جاتی اور وہاں سرنگوں ہو کر ٹھہر جاتی ہیں پھر ان کو آگے جانے کی اجازت ملتی ہے تو یہ وہاں جا کر سلامِ نیاز پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر اپنی تائید کی خلعت عطا کرتے ہیں اور کج روی سے ان کو پاک کر دیتے ہیں مگر انبیا کی ہمتیں عرش کے گرد چکر لگاتی ہیں لہٰذا انھیں انوارِ الٰہیہ کا لباس پہنایا جاتا ہے۔ ان کے مرتبے بلند کیے جاتے ہیں اور ان کا اللہ سے وصال ہو جاتا ہے تب جا کر ان کے نفسانی خطوط فنا کر دیے جاتے ہیں اور ان کی مراد کو ساقط کر دیا جاتا ہے اور اللہ ان کی ایسی حالت کر دیتا ہے کہ وہ اس کی مدد سے اس کی خاطر تصرف کرتے ہیں۔ (۲۳)

حضرت ابو یزید بسطامی فرماتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک ذرہ بھی لوگوں کے سامنے نمودار ہو جائے تو عرش سے ادھر کی تمام کائنات بھی اس کی متحمل نہ ہو سکے گی۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کی معرفت اور علم کے مقابلے میں مخلوق کی معرفت اور علم کی مثال اس نمی کی سی ہے جو اس مشکیزہ کے منہ پر ظاہر ہوتی ہے جس کا منہ بند ہوا ہو۔ (۲۴)

روایتِ حدیث:

متعدد سیرت نگاروں نے حضرت بایزید بسطامی کا تعارف احادیثِ نبوی ﷺ کے ثقہ راوی کی حیثیت سے کراتے ہیں اور ان کی بیان کردہ روایات پر اعتماد کرتے ہیں۔ داتا گنج بخش حضرت سید علی ہجویری اپنی کتاب ''کشف المحجوب'' میں اور امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب ''طبقات کبریٰ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ سے ان کی بیان کردہ روایات عالی ہیں''۔

امام ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ''طبقات الصوفیہ'' میں مرویات بایزید بسطامی میں سے ایک حدیث روایت کی ہے جس کا سلسلۂ اسناد حسبِ ذیل ہے:

حضور نبی اکرم مبارک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت ابوسعید الخذری

حضرت عطیہ العوفی

حضرت عمرو بن قیس الملائی

حضرت عبدالرحمٰن السدّی

''سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی''

حضرت ابوموسیٰ الدیبلی دیناری

حضرت علی بن جعفر البغدادی

حضرت ابوالفتح احمد بن محمد بن سھل المصری المعروف بابن الحمصی الواعظ بالبصرۃ

حضرت ابوعمرو عثمان بن جحدۃ بن دراھم الکازرونی

حضرت ابوالحسن منصور بن عبداللہ الدیمرتی

حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی

متن حدیث مندرجہ ذیل ہے:

ان من ضعفِ الیقین ان تُرضی الناس بسخط اللہِ تعالیٰ اَن تحمد ھم علی رزق اللہِ وان تذمھم علی مالم یوتکَ اللہِ وانَّ رزق اللہ لایجدّہ حرصُ حریصِ ولا یردّہ کرہ کارہِ انّ اللہ تعالیٰ بحکمتہ وجلالہ جعل الرَّوح والفرح فی الرضاء الیقین وجعل الھَمّ والحُزن فی الشکَ االسخطِ.(۲۵)

ترجمہ:

''بے شک یقین کی کمزوری میں سے یہ بات ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے۔ اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر لوگوں کی تعریفیں کرتا پھرے اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی چیز عطا نہ کرے تو تو لوگوں کی مذمت کرے۔ بے شک اللہ کا رزق ایسا ہے کہ جس کو کسی حرص کرنے والے کا حرص اور کسی ناگوار سمجھنے والے کی ناگواری روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور جلال کے ساتھ طمانیت اور فرحت کو رضا اور یقین میں رکھا ہے اور حزن ملال کو شک اور (قضا وقدر سے) ناراضی میں رکھ دیا ہے''۔ (☆)

مخلوق سے شفقت:

صوفیہ کرام کی حیات و تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوفیہ کا طبقہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔ صوفیہ کرام نے مخلوق کے درد کو ہمیشہ اپنا درد جانتے ہوئے خلقتِ خدا کو توکل الی اللہ کا سبق سکھایا ہے اور خدا سے محبت کا تقاضا ہی یہی ہے اس کی مخلوق سے ہمدردی اور شفقت کا برتاؤ کیا جائے۔

شیخ بایزید بسطامی کا ایک یہودی پڑوسی تھا وہ کہیں سفر میں چلا گیا۔ اسی دوران میں اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ افلاس کی وجہ سے اس کی بیوی چراغ تک روشن نہ کر سکتی تھی۔ تاریکی کی وجہ سے اس کا بچہ تمام رات روتا رہتا تھا۔ شیخ بایزید بسطامی ہر رات اس کے یہاں چراغ رکھ آتے۔ چناں چہ جس وقت عورت کا شوہر واپس آیا تو اس کی بیوی نے آپ کے حسنِ سلوک کی تمام کیفیت بیان کی وہ یہودی بڑا متاثر ہوا اور کہا کہ اتنا عظیم بزرگ ہمارا پڑوسی ہو اور ہم گمراہی میں زندگی گزاریں، وہ یہودی اپنی بیوی کے ساتھ آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ (☆)

ایک اور مشہور واقعہ آپ کی خدا ترسی اور مخلوق خدا پر بے پایاں شفقت کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ آپ نے ایک دفعہ ہمدان سے قرطم کے کچھ دانے خریدے اور ان کو استعمال فرمایا لیکن کچھ دانے بچ گئے جو آپ نے کسی کپڑے میں باندھ لیے اور بسطام روانہ ہو گئے۔ بسطام پہنچ کر معلوم ہوا کہ ان دانوں میں دو چیونٹیاں آ گئی ہیں۔ احساس ہوا کہ ان کو ناحق تکلیف دی اور بے وطن کیا فوراً واپس ہمدان تشریف لے گئے اور چیونٹیوں کو اپنی جگہ پر جا چھوڑا۔ * حالاں کہ ہمدان اور بسطام کے درمیان کافی مسافت (تقریباً ۳۰۷ کلومیٹر فاصلہ) ہے۔ (☆)

مقام و مرتبہ:

آپ کی شان میں حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ "اولیا میں بایزید ایسے معظم ہیں جیسے جماعتِ ملائکہ میں جبرئیل امینؑ ہیں" (۲۶)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ اے بایزید! رات کو آرام اور سکون سے سوتے ہو، قافلہ تو چلا گیا، آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ کامل تو وہ ہے جو رات کو سو جائے اور صبح کو قافلہ اُترنے سے پہلے منزل پر پہنچ جائے، حضرت ذوالنون یہ سن کر رو پڑے اور کہا کہ بایزید! تمھیں مبارک ہو، میں اس مرتبے کو نہیں پہنچا۔ (۲۷)

امام مناوی فرماتے ہیں کہ ابو یزید بسطامی عارفین کے اماموں کے بھی امام تھے اور صوفیہ کرام کے مشائخ کے شیخ تھے۔ ان کے بارے میں جناب خانی کا یہ قول ہی کافی ہے کہ آپ انھیں سلطان العارفین کہا کرتے تھے اور محی الدین ابن عربی انھیں ابو یزید اکبر کہا کرتے تھے اور انھوں نے ذکر کیا کہ آپ اپنے زمانہ کے قطب غوث تھے۔ (۲۸)

حضرت ذوالنون مصریؒ کا ایک مرید حضرت بایزید بسطامیؒ کی زیارت کے ارادہ سے گیا۔ دروازہ پر پہنچ کر اس نے دستک دی حضرت بایزید بسطامیؒ نے پوچھا کون ہے؟ کیا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی زیارت کو آیا ہوں۔ آپؒ نے پوچھا بایزید کون ہے؟ کہاں ہے اور وہ کیا ہے؟ میں مدت سے بایزید کو تلاش کر رہا ہوں مگر وہ

نہیں ملتا۔ جب مرید واپس ہو کر حضرت ذوالنون مصریؒ سے یہ حال بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: میرا بھائی بایزید بسطامیؒ خدا کی طرف جانے والوں میں جاملا۔(۲۹)

شیخ ابوسعید ابوالخیر آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "میں اٹھارہ ہزار عالم کو حضرت بایزید کی ذات سے پُر دیکھتا ہوں اور درمیان میں حضرت بایزید مجھے دکھائی نہیں دیتے"۔ (یعنی جہاں بایزید بسطامی ہیں وہ حق اور حق میں ہی محو ہیں)۔(۳۰)

تصوف کی ہر کتاب میں آپ کا تذکرہ واضح الفاظ میں ملتا ہے۔ اسی طرح صوفی شعرانے آپ کی شخصیت پر قلم اٹھانا بھی باعثِ فخر جانا، جیسے حکیم سنائی غزنوی نے آپ کا یوں تذکرہ کیا:

دور ہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

ترجمہ: (کئی زمانے درکار ہیں کہ ایک مردِ حق پیدا ہو، بایزید بسطامیؒ جیسا کوئی خراسان میں یا ایک اویسؓ جیسا قرن میں)

علامہ اقبال نے آپ کے مرتبہ کو یوں بیان فرماتے ہیں:

تیغِ ایوبی نگاہِ بایزید
گنج ہائے ہر دوعالم را کلید☆

ترجمہ: (صلاح الدین ایوبی کی تلوار اور بایزید کی نگاہ دونوں جہانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں)۔

آپ کے چند اقوال:(۳۱)

۱) اگر فرعون بھوکا رہتا تو ہرگز اَنَا رَبُّکُمُ الاَعلیٰ (میں سب سے بڑا رب ہوں) نہ کہتا۔ اگر قارون بھوکا رہتا تو باغی نہ ہوتا اور لومڑی چوں کہ بھوکی رہتی ہے اس لیے ہر ایک نے اس کی تعریف کی ہے جب پیٹ بھر جاتا ہے تو نفاق پیدا ہوتا ہے۔

۲) عارفوں کا نفاق مریدوں کے اخلاص سے افضل ہے۔

۳) ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے تحت صبر کرے۔

۴) میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا مگر مجھے علم اور اس کی پیروی سے زیادہ مشکل کوئی اور چیز نظر نہیں آئی۔

۵) اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر دنیا و آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ سے

ایک لمحہ کے لئے محجوب ہو جائیں تو وہ مرتد ہو جائیں۔

۶)   اگر لوگ دو سو سال تک بھی گلشنِ معرفت میں سرگشتہ رہیں جب کہیں جا کر ان کو ایک پھول مل سکتا ہے جو مجموعی طور پر ابتدا ہی میں مجھے مل گیا۔

۷)   آپ فرماتے ہیں کہ محبت یہ ہے کہ اپنے بہت کو تھوڑا جانے اور محبوب کے تھوڑے کو بہت جانے۔

۸)   دِلوں کا قبض، نفسوں کی کشادگی میں ہے اور دِلوں کی کشادگی، نفسوں کے قبض میں ہے۔

وصال مبارک:

آپ نے ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ میں انتقال فرمایا، آپ کا مزار بھی شہرِ بسطام میں ہے۔(۳۲)

ابو نصر سراج فرماتے ہیں شیخ بایزید بسطامی نے موت کے وقت یوں کہا ''میں نے تجھے (اللہ) جب یاد کیا تو غفلت سے یاد کیا مگر تو نے مجھے (کافی) مہلت دے کر میری جان قبض کی۔'' (۳۳)

مرقد مبارک:

ایک روائیت کے مطابق آپ کا مزار ایک تاتاری حکمران نے تعمیر کروایا تھا۔ تاتاریوں نے چوں کہ اسلام صوفیائے کرام کی بدولت قبول کیا تھا اس لیے وہ صوفیائے کرام سے حُسن عقیدت رکھتے تھے۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ ایلخانی سلطان الجائتو محمد خدابندہ نے ۷۱۳ھ/۱۳۱۳ء میں ان کے مزار پر ایک قبّہ تعمیر کرایا تھا۔(۳۴)

شیخ ابو سعید ابوالخیر المہینی جب بسطام پہنچے وہاں ایک پہاڑی ہے جہاں سے حضرت بایزید بسطامی کا مزار دکھائی دیتا ہے۔ شیخ ابو سعید کی نگاہیں مزار پر پڑیں تو رُک گئے۔ ایک لمحہ خاموش ہو کر سر ادب سے جھکا دیا۔ سر اُٹھا کر فرمایا جو شخص دوسری جگہ (جو کچھ) کھو دیتا ہے یہاں پا لیتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی کے مزار پُر انوار کی زیارت کی۔ آپ (شیخ ابو سعید) مزار مبارک کے پہلو میں کھڑے تھے تو حسن مودّب بھی آپ کے پیچھے کھڑے تھے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابو سعید کچھ دیر تک سر جھکائے کھڑے رہے پھر سر اٹھایا اور فرمایا یہ پاک بازوں کا مقام ہے یہاں ناپاک نہیں آسکتے۔ شیخ ابو سعید ایک دن اور ایک رات بسطام رہے۔(۳۵)

ماخذ ومراجع:

۱۔ کارنامہ بزرگان ایران، نشریہ ادارہ کل انتشارات ورادیو، تہران: ۱۳۴۰ش، ص ۶۹

۲۔ رسالہ قشیریہ، ص ۱۷۱

۳۔ کارنامہ بزرگان ایران، ص ۶۹

(☆) سورۃ لقمان، ۳۱:۱۴

۴۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فریدالدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، تصحیح: محمد عبدالعلیم مظفر، طبع اول، ناشر: کمرشیل بک ڈپو چار مینار، حیدر آباد، ص ۸۸

۵۔ جنید وبایزید، پیر عبدالطیف خان نقش بندی، ص ۴۵۰، نشان منزل پبلی کیشنز، لاہور

۶۔ حضرات القدس، جلد۲، ص ۹۷، ۹۸

(☆)۔ منقول ہے کہ ایک روز آپ حضرت امام جعفر صادق کے پاس بیٹھے تھے۔ اُنھوں نے آپ سے فرمایا: وہ کتاب طاق سے اُٹھالاؤ۔ آپ (بایزید بسطامی) نے عرض کیا: کس طاق سے؟ اس پر امام جعفر صادق نے فرمایا 'ایک مدت سے تم میرے پاس ہو اور تم نے اس طاق کو نہیں دیکھا؟ آپ نے عرض کیا نہیں (دیکھا)، مجھے اس طاق سے کیا غرض ہے میں آپ کے حضور ہوتے ہوئے اپنا سر اوپر اٹھاؤں، حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا جب ایسا ہے تو پھر بسطام (لوٹ) جاؤ، تم مکمل ہو چکے۔ محققین کے نزدیک یہ واقعہ امام جعفر صادق کے مزار مبارک پر بطورِ کشف پیش آیا ہے، کیوں کہ آپ کو روحانی تربیت (فیوض وبرکات) امام جعفر صادق سے اویسی طریقہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(☆) تذکرۃ الاولیاء، شیخ فریدالدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، ص ۸۹

۷۔ رسالہ قشیریہ، پیر حسن، ص ۱۵۸

۸۔ طبقاتِ کبریٰ

۹۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فریدالدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، ص ۹۰

۱۰۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فریدالدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، ص ۹۰

۱۱۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۶۴

۱۲۔ طبقاتِ کبریٰ، رسالہ قشیریہ، کشف المحجوب، طبقات الصوفیہ

۱۳۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فریدالدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، ص ۱۰۱

(☆) مثنوی مولانا روم

۱۴۔ رسالہ قشیریہ، ص ۳۰۹

۱۵۔ رسالہ قشیریہ، ص ۳۰۸

۱۶۔ رسالہ قشیریہ، پیر حسن، ص ۳۰۹، تذکرۃ الاولیاء/ شیخ فرید الدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، ص ۹۰

۱۷۔ رسالہ قشیریہ، پیر حسن، ص ۳۱۸

۱۸۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۵۲

۱۹۔ رسالہ قشیریہ، ابوالقاسم القشیری، مترجم: ڈاکٹر پیر محمد حسن، ص ۳۲۷

۲۰۔ طبقات الصوفیہ، ابی عبدالرحمٰن محمد بن الحسین السلمی، شاہ محمد چشتی، اشاعت ۲۰۱۱ء، ادارہ پیغام القرآن، لاہور۔ ص ۶۴

(☆) نافع السالکین

☆ اسرار خودی، علامہ محمد اقبال

۲۱۔ کتاب اللمع فی التصوف، ابونصر سراج طوسی، مترجم: ڈاکٹر پیر محمد حسن، اشاعت دوم ۱۹۹۶ء، ادارہ تحقیقات اسلامی: اسلام آباد، ص ۱۶۶

۲۲۔ تعرف، ص ۱۰۲

۲۳۔ تعرف، ص ۱۰۲

۲۴۔ تعرف، ص ۱۰۲

۲۵۔ البیھقی في شعب الایمان، ۱/۲۲۱، الرقم: ۲۰۷، وابونعیم في حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۱۔

(☆) مفہوم حدیث یہ ہے کہ رازقِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہی عطا کرنے والا ہے اور وہی روکنے والا ہے اس لیے وہ اگر عطا کرے تو اوّلاً اسی ہی کا شکر ادا کرنا چاہیے اور کچھ عطا نہ کرے تو قضا و قدر پر صبر کرنا چاہیے اور راضی برضا رہنا چاہیے۔ لوگ اگر ہمیں کچھ کھانے پینے کو دے دیتے ہیں تو وہ حقیقت خدا کے حکم سے ہوتا ہے کہ وہ ان کے دِلوں میں دوسروں کی مدد کرنے کی بات ڈال دیتا ہے اور اسی طرح لوگوں کے پاس جب کچھ نہیں ملتا تو یہ بھی خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور اسی میں طمانیتِ قلب، پختگیٔ ایمان اور نجاتِ اُخروی کا سامان ہے۔

(☆) تذکرۃ الاولیاء ص ۹۶، ۹۷

(☆) رسالہ قشیریہ، تذکرۃ الاولیاء

* شیخ فرید الدین عطارؒ اسی واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں شاید ہی کوئی شخص تعظیم لِامر اللہ اور خلق خدا پر شفقت میں اس حد پہنچا ہو)۔

۲۶۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فرید الدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی، ص ۸۸

۲۷۔ کتاب النور فی کلمات ابی طیفور، ابوالفضل محمد بن علی بن احمد بن حسین اللسھلجی، ص۷۹ تا ۸۰

۲۸۔ نفحات الانس، عبدالرحمٰن جامی، شبیر برادرز، لاہور، ص ۸۸

۲۹۔ کشف المحجوب، مترجم: مفتی غلام معین الدین نعیمی، اشاعت ۲۰۰۷ء، قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور، ص ۴۳۰

۳۰۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فرید الدین عطار نیشاپوریؒ، تصحیح متن، توضیحات و فہارس، ڈاکٹر محمد استعلامی، تہران، کتابخانہ زوار، ۱۳۵۶ھ، ص ۱۶۶

(☆) پس چہ باید کرد، علامہ محمد اقبال

۳۱۔ کشف المحجوب، مترجم: مفتی غلام معین الدین نعیمی، اشاعت ۲۰۰۷ء، قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور، ص ۵۸۷، ۴۹۲، ۷۷، ۳۷، ۵۸، ۳۷۷

۳۱۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فرید الدین عطار نیشاپوریؒ، تصحیح متن، توضیحات و فہارس، ڈاکٹر محمد استعلامی، تہران، کتابخانہ زوار، ۱۳۵۶ھ، ص ۱۰۳۔۱۰۲

۳۲۔ کارنامہ بزرگان ایران، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۵۶۔

۳۳۔ کتاب اللمع فی التصوف، ابونصر سراج طوسی، مترجم: ڈاکٹر پیر محمد حسن، ص ۳۰۸

۳۴۔ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۱، دانش گاہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ص ۹۳۲

۳۵۔ اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید، تصنیف: محمد بن ابی سعد بن ابی طاہر بن ابی سعید میہنی، ترجمہ: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، ۲۰۱۰ء، لاہور

۳۵۔ تذکرۃ الاولیاء، شیخ فرید الدین عطار، مترجم: مولانا زبیر افضل عثمانی

☆☆☆☆

۲۱

ششماہی کتابی سلسلہ

قندیلِ سلیمان

جولائی تا دسمبر ۲۰۱۹ء

نظامیہ دارالاشاعت خانقاہِ معلّٰی حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی ۔ مکھڈ شریف (اٹک)

بہ فیضان

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ

بہ یادگار

حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ

علم و عرفان کا ترجمان

ششماہی کتابی سلسلہ

قندیلِ سلیمان

جولائی تا دسمبر ۲۰۱۹ء

شمارہ: ۲۱

نظامیہ دارالاشاعت

خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی۔ مکھڈ شریف۔ اٹک

ہدیہ: سالانہ:۱۰۰۰ روپے فی شمارہ:۵۰۰ روپے

رابطہ : مدیران: 0343-5894737 / 03468506343 /03335456555

e-mail: sajidnizami77@gmail.com

فہرستِ مندرجات

☆ اداریہ — مدیر — 5

گوشۂ عقیدت:

☆ حمدِ مالکِ واحد — شوکت محمود شوکتؔ — ۷
☆ نعت رسول مقبول ﷺ — ارشد محمود ناشادؔ — ۸
☆ چراغ چشت کرم آسماں نظام الدیں — صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی — ۹

خیابانِ مضامین:

☆ مخطوطات فارسی کتب خانہ مولانا محمد علی مکھڈی — ڈاکٹر عارف نوشاہی — ۱۰
☆ آئینہ، آئنہ ہے خود آئینہ ساز کا
[''خلا میں خُدا کی تلاش'' پر ایک نظر] — ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد — ۲۲
☆ فضائل حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ — عشرت حیات خان — ۲۸
☆ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ احوال و آثار — عطاء المصطفیٰ — ۴۲
☆ ''رُودبارِ یقین''
مولانا احمد الدین گانگوی، فرنگی محلی کا مختصر ذکر دل نشیں — محمد ریاض بھیروی — ۵۹
☆ سلطان العارفین طیفور بن عیسیٰ شیخ بایزید بُسطامی
(م ۲۶۱ھ) ایک تعارف — محمد منشا خان — ۸۶
☆ حضرت خواجہ اللہ بخشؒ تونسوی — علامہ عبدالخالق سدیدی — ۱۰۰
☆ شکردرہ کی قدیمی درسگاہ کے مسند نشین — محمد سعید قادری — ۱۰۵
☆ نصاب روحانیت ۔ قابلِ توجہ اُمور — سراج الدین — ۱۱۳

تراجم:

☆ کلام پیرہرات حضرت عبداللہ انصاریؒ	مترجم: ڈاکٹر محمد حامد	۱۱۷
☆ ''تذکرۃ المحبوب'' از: مولانا عبدالنبی بھوئی گاڑوی	علامہ محمد اسلم	۱۲۰

سفرنامہ:

☆ انوار الکریمین	پروفیسر محمد انور بابر	۱۴۱

مکالمہ:

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد	سید نصرت بخاری	۱۴۷

☆ کتب خانہ مولانا محمد علی مکھڈیؒ

[فتوحات]

گوشۂ افتخار حافظ قادری	محمد ثاقب رشید / محمد ساجد نظامی	۱۵۷

☆☆☆☆